

# حصہ شر

## طنز و مزاج

### طنز و مزاج کی تعریف

طنز و مزاج دو الگ اگل اور مختلف الفاظ ہیں لیکن انہیں اکثر ساتھ ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور ان میں کوئی فرق نہیں سمجھا جاتا۔ جب زندگی کی نامہواریوں اور تلحیزوں کو قلمبند کرتے ہوئے فنکارانہ اظہار میں کرخنگی اور سختی آجائے تو مزاج، مزاج نہیں رہتا بلکہ طنز بن جاتا ہے۔ طنز ایک سخت اور شدید قسم کی تقید ہے جس میں کسی شخص کی عادتوں یا اعمال یا کسی چیز کے بُرے پہلوؤں کو نمایاں کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ ادب میں طنز کا مقصد اصلاحی ہوتا ہے۔ ادب میں طنز کو ہمیشہ مزاج کے پردے میں پیش کیا جاتا ہے۔ مزاج وہ مسکراہٹ یا ہنسی ہے جس کے پیش نظر معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ ایک مزاج نگار اصلاح کا خواہاں ہوتا ہے اور معاشرے میں تبدیلیاں لانا چاہتا ہے۔

مزاج: کسی عمل، خیال، صورت حال، واقعہ، لفظ یا جملے کے چندہ پہلوؤں کو اجاگر کرنا، اس سے محظوظ ہونا یا کرنا "مزاج" کہلاتا ہے۔

طنز: بد مرگی پیدا کئے بغیر حماقتوں، برائیوں، بد اخلاقی اور حالات کی اس طرح نہ مت کرنا کہ مزاج کے ساتھ ساتھ ان کے خلاف جذبات بھی پیدا ہوں "طنز" کہلاتا ہے۔

### طنز و مزاج کی مختصر تاریخ

ملانصری (1665ء) نے اپنی مشنوی "علی نامہ" میں مغل اور اورنگ زیب کے سپاہیوں کا مذاق (مضحکہ) آڑایا ہے۔ مگر جعفر زٹلی کی نظم اور نشرونوں میں اردو ادب میں مزاج کے اوپرین نقش ملتے ہیں۔ ان کے بعد مزاج نگاری کے حوالے سے ہمیں شاہ حاتم، سعادت یار خان رنگیں اور انشاء خان انشاء کے نام نظر آتے ہیں۔

اردو میں مزاج نگاری کا دوسرا دور جسے ہم مزاج نگاری کا تشکیلی دور بھی کہہ سکتے ہیں، میں ہمیں غالب کے خطوط اور "سوالات عبدالکریم" کے نام ملتے ہیں۔

سر سید احمد خان نے خود مزاج زیادہ تخلیق نہیں کیا لیکن وہ مزاج کی تخلیق کا باعث بنے۔ ڈپٹی نذری احمد باقاعدہ مزاج نگار نہیں تھے مگر ان کی تحریروں میں مزاج کے اپنے نمونے ملتے ہیں۔ اردو کا پہلا مزاجیہ اخبار "مذاق" تھا جو 1845ء میں شائع کیا گیا۔ ہفت روزہ "اوڈھ پیچ" جس کے مدیر منشی سجاد حسین تھے، نے مزاجیہ صحافت کو ترقی اور مقبولیت عطا کی۔

منشی سجاد حسین کی مزاج سے بھرپور تصانیف "امتن الزین"، "پیاری دُنیا"، " حاجی بغلول"، "کایا پلٹ"، "حیات شیخ جلیٰ" اور "طرح دار لوٹڑی" تھیں۔ اس دور کے مزاج نگاروں میں پنڈت رتن سرشار کا نام ہمیں ملتا ہے۔

تیسرا دور اردو نثر میں مزاج کا عبوری دور تھا جس میں ہمیں مرزافرحت اللہ بیگ، سید حفظ علی بدالیوی، عظیم بیگ چفتائی، مہدی افادی، سجاد حیدر، عبد العزیز فلک پیا اور خواجہ حسن نظایی کے نام ملتے ہیں۔ ان کے بعد کے ادوار میں طنز و مزاج کے حوالے سے اردو ادب میں کرشن چندر، ابراہیم جلیس، احمد علی، احمد علی، پریم چندر، اختر حسین رائے پوری، عصمت چفتائی، عزیز احمد، پھرس بخاری اور شوکت تھانوی وغیرہ کے نام نظر آتے ہیں۔

## مرزا فرحت اللہ بیگ

ولادت: 1884ء ☆ وفات: 1947ء



**حالات زندگی** مرزا فرحت اللہ بیگ 1884ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دینی مدرسے میں حاصل کی۔ بی۔ اے کرنے کے بعد حیدر آباد کن چلے گئے۔ حیدر آباد کن میں عدالت عالیہ میں رجسٹر ار بھی رہے۔ ترقی کر کے مددگار معتمد دا خلہ مقرر ہوئے۔ 1919ء میں پبلامضمون لکھا جو آگرہ کے ایک جریدے ”افادہ“ میں چھپا۔ انہوں نے افسانے، سفر نامے، تنقید، سوانح عمری، معاشرتی اور اخلاقی موضوعات پر مضمون لکھے۔ ان کی مزاح نگاری میں قاری کی دلچسپی کا سامان ملتا ہے اور گہری محققی خیزی اور معاشرتی طنز قاری کو اپنے ماحول کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مرزا فرحت اللہ بیگ کی سنجیدہ نگارشوں کو اردو میں زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی جبکہ ان کی مزاحیہ اور طنزیہ تحریروں کو زیادہ پسند کیا گیا۔ ان کے مضمون کی سات جلدیں چھپی ہیں۔

**تصانیف** ”مضامین فرحت“ پانچ مجموعے، جس میں ”ڈاکٹر نذری احمد کی کہانی کچھ میری زبانی“، ”بہادر شاہ اور پھول والوں کی سیر“، ”دلی کایا گار مشارعہ“، ”نافی اشتو“ اور ”ایک وصیت کی تکمیل“، غیرہ بہت مشہور ہوئے۔ ان کا ایک ڈرامہ ”دلی کی آخری شمع“ بھی بہت مشہور ہے۔

## طرز تحریر کی خصوصیات

**خاکہ نگاری** فرحت اللہ بیگ کے یہاں خاکہ نگاری یا شخصیت نگاری اپنے عروج پر نظر آتی ہے۔ ان کے تحریر کردہ خاکہ ”ڈپٹی نذری احمد کی کہانی کچھ میری اور کچھ ان کی زبانی“ کی نظر ملنا مشکل ہے۔ اسی طرح ”ایک وصیت کی تکمیل“ میں اور ”دلی کایا گار مشارعہ“ بھی مختلف شخصیات کا جامع تصور پیش کرتے ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نہ مدلل مذاہی کرتے ہیں اور نہ ہی مددوح کی بجائے خود کو نمایاں کرتے ہیں۔ وہ جس کا نقشہ کھینچتے ہیں اس کی خوبیوں، خامیوں، عادات و اطوار، لباس، ناک نقشہ، غرض ہر چیز چلتی پھرتی تصوری کی طرح آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

**جزئیات نگاری** مرزا صاحب کی ایک اور خوبی جزویات نگاری بھی ہے۔ وہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں اس کی چھوٹی چھوٹی جزویات بھی قاری کے سامنے رکھ دیتے ہیں جس سے مضمون دلچسپ اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ فرحت اللہ بیگ نے اپنے اظہار کو جزویات کے ساتھ بے حد دلچسپ بنانے کا پیش کیا ہے۔ وہ واقعات اور مناظر کو نہایت سلیقے سے جزویات کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ آپ کسی بھی منظر کے حصے اس خوبصورتی سے ملاتے ہیں کہ تحریر کا لطف دو بالا ہو جاتا ہے۔ آپ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی بڑی وضاحت سے اپنے پڑھنے والے کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے مضمون میں طوالت تو آتی ہے مگر دلچسپ اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

**دہلی کی مکملی زبان** دہلی سے دریہ نہ تعلق کی بنا پر ان کی زبان میں مکملی زبان کا ملٹھا را آگیا ہے۔ یہی فرحت اللہ بیگ کی نثر کی ایک نمائیاں خوبی ہے۔ ان کی زبان میں مخصوص چھاروں کے ساتھ ایک خاص چاشنی ہے۔ آپ زبان کی اطافت، جملوں کی چستی اور زور طبیعت سے ایک ایسی فضاء پیدا کر دیتے ہیں کہ معمولی مowa اور عام سی بات بھی شگفتہ اور غیر معمولی بن جاتی ہے۔ مختصر جملے، موزوں الفاظ، خوش آہنگ لب و اہجہ، محاورات کا محل استعمال، نامانوس الفاظ سے گریز، یہ وہ عناصر ہیں جنہوں نے فرحت کی تحریر کا تانا بانا بنا ہے۔

**محاورات کا محل استعمال** فرحت کا کوئی مضمون محاورہ بندی سے خالی نہیں۔ حد توجیہ ہے کہ اردو کے ساتھ ساتھ فارسی کے محاورے بھی استعمال کر جاتے ہیں لیکن سلیقے سے۔

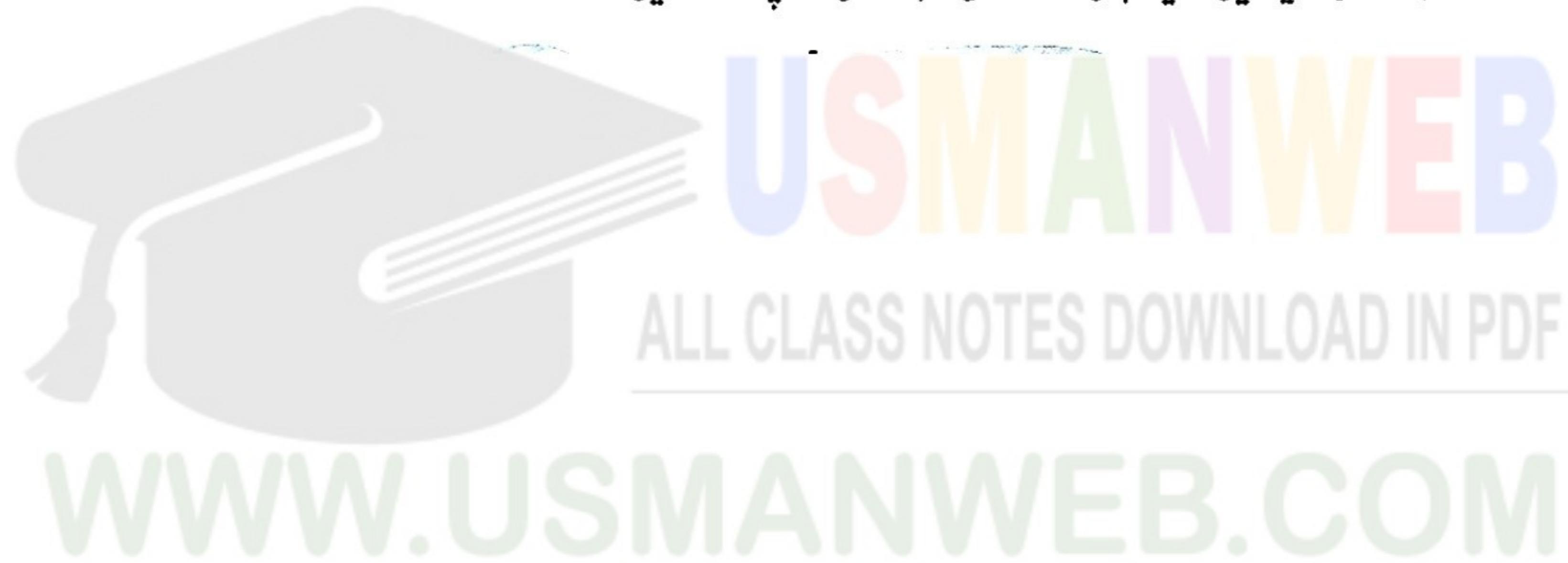
**لطیف ظرافت** مرزا صاحب کی ظرافت بہت ہی لطیف قسم کی ہوتی ہے، تھیکہ کا موقع کم ہی ملتا ہے البتہ زیریں تسمیہ کی کیفیت ضروری تھی ہے۔ فرحت واقعہ، کردار اور موازنے

وغیرہ سے تبسم کی تحریک دیتے ہیں۔ الفاظ و جملوں کو ایسی شگفتگی و دلکشی سے پیش کرتے ہیں کہ دل و دماغ ایک انبساطی کیفیت میں ڈوب جاتا ہے اور ہونٹوں پر تبسم خود ہی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ان کے ہاں طنز کا عصر بہت کم ہے۔ وہ خوش مزاتی اور ہلکی و لطیف ظرافت کے قائل تھے۔ ان کے مضامین میں سنجیدگی اور ظرافت کا فنا رانہ امتزاج پایا جاتا ہے۔ ان کی ظرافت بے تقصیع اور بناوٹ سے پاک ہوتی ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ اپنے مزاج سے شگفتہ انداز میں تنقید کو اتنا دلچسپ بنادیتے ہیں کہ غیر دلچسپ مواد بھی بے حد دلچسپ ہو جاتا ہے۔ ”پھول والوں کی سیر“، ”ڈپٹی نذرِ احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ میری زبانی“ اور ”دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ“ وغیرہ وغیرہ فرحت اللہ بیگ کی خوش اسلوبی اور زیگی بیان کے بہت ہی اعلیٰ نمونے ہیں۔

**مقصدیت** مرزا صاحب نے اپنی مزاج نگاری کو مقصدیت کے تابع رکھا۔ وہ گزرے ہوئے واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک مٹی ہوئی تہذیب کے نادر نمونے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لینا چاہتے ہیں۔ اگر اس میں احتیاط سے کام نہ لیا جائے تو ادبی مضامین محض تاثراتی مضامین ہو کر رہ جائیں گے لیکن ان کی ظرافت اور شگفتہ بیانی ان میں بھی دلکش رنگ بھر دیتی ہے۔ وہ واقعات پر گھری نظر ڈالتے ہوئے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ان کی ثقلات ختم ہو جاتی ہے اور ایک زندگی کی امنگ پیدا ہو جاتی ہے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ نے اس ماحول میں آنکھ کھولی جب پرانی تہذیب دم توڑ رہی تھی۔ سر سید کی تحریک اپنا اثر دکھاری تھی۔ ایسے میں مرزا صاحب نے محسوس کیا کہ پرانی تہذیب میں زندگی کی اعلیٰ قدریں موجود ہیں۔ چونکہ انہیں عہد رفتہ کی ان قدروں سے دلی لگاؤ تھا اسی لئے وہ اپنی بھرپور کوششوں سے پرانی یادوں کا بار بار تذکرہ کرتے ہیں۔

**کہانی کا عصر** مرزا صاحب کے اکثر مضامین کہانی کارنگ لئے ہوئے ہیں۔ انداز بیان افسانوی ہے جس کی وجہ سے قاری کی دلچسپی آخر تک برقرار رہتی ہے۔ انہیں داستان سرائی کا بھی بہت شوق تھا۔ بعض مضامین تو ایسے ہیں جو ایک کہانی کے تقاضوں کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں۔



## مختصر تعارف

مرزا فرحت اللہ بیگ دانشور، انشاء پرداز بھی تھے لیکن ان کی وجہ شہرت مزاح نگاری ہے۔ بھی ان کا فن ہے اور اس فن کے اظہار کے لئے شخصیت نگاری ان کا محبوب موضوع ہے۔ وہ ظرافت اور قصہ نگاری کو ملا کر شخصیت نگاری کا خیراٹھاتے ہیں جس سے ان کے شخصی مرقوں میں ادبی حسن اور فنی عظمت بڑھ جاتی ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے جب ہوش سنبھالا تو ان کے ارد گرد انگریزی اقتدار کے سائے گھرے ہو رہے تھے۔ مغل تہذیب اور قدیم اقتدار کے اثرات مت رہے تھے۔ انہوں نے مثنتے ہوئے تہذیب و تمدن کو ”دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ“ جیسی تحریر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ ان کی زبان میں ایک مخصوص چیخرا، ایک مخصوص چاشنی ہے۔ ”پھول والوں کی سیر“، ”ڈپنی نذرِ یاحد کی کہانی کچھ ان کی کچھ سیری زبانی“ اور ”دہلی کا ایک یادگار مشاعرہ“ وغیرہ فرحت اللہ بیگ کی خوش اسلوبی اور زیگینی بیان کے بہت ہی اعلیٰ نمونے ہیں۔

## مرکزی خیال

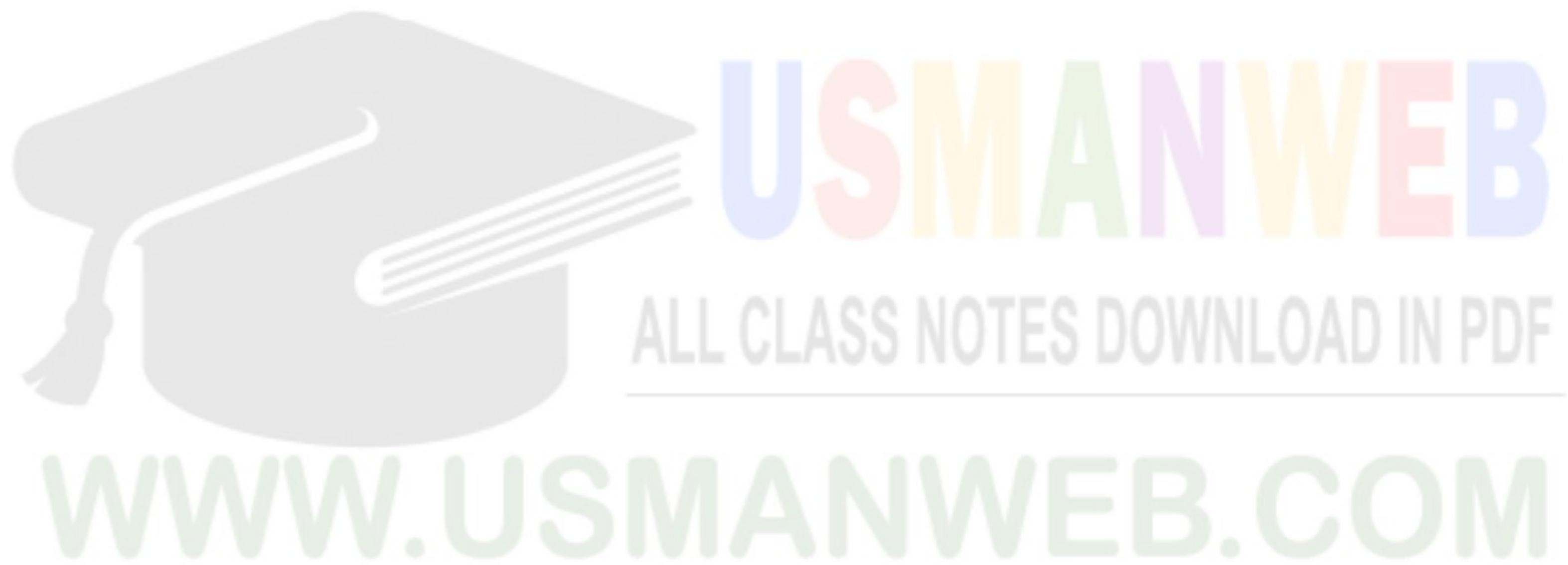
سبق ”اوہنہ“ کے مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔ اس مضمون میں مصنف نہایت ظریفانہ انداز میں ہمارے معاشرے کے ایک منقی رویے پر تنقید کر رہے ہیں۔ وہ رویہ ہے ”نظر انداز کرنے کا۔“ ہم اہم سے اہم بات کو صرف ”اوہنہ“ کہہ کر نظر انداز کر جاتے ہیں۔ یہ رویہ کبھی کبھار آگے چل کر مزید چیزیں سائل کو جنم دیتا ہے۔ یہی نکتہ اس سبق کا مرکزی خیال ہے۔

## خلاصہ

مرزا فرحت اللہ بیگ اپنے مضمون ”اوہنہ“ میں کہتے ہیں کہ اوہنہ کا سب سے زیادہ زور طالب علموں میں ہوتا ہے۔ کھیل کو دیں وقت گزارتے ہیں، سمجھاؤ تو اوہنہ کر دیتے ہیں۔ امتحان میں فیل ہوں تو اوہنہ کر دیتے ہیں کیونکہ کھلانے پلانے کو باپ زندہ ہے اور اگر مر گیا تو موجود مستیاں کرنے کے لئے جائیداد تو ہے۔ یہیں تو قرضہ دینے کے لئے ساہو کار ہیں۔ ملک سے باہر جانے کا کسی نہ کسی طرح انتظام ہو جائے گا۔ ان کے فیل ہونے پر والدین بھی اوہنہ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ ابھی فیل ہوا ہے، دل ٹوٹا ہوا ہے، اگر کچھ کہا تو رورو کے جان ہلکان کر لے گا، گھر چھوڑ جائے گا یا خود کشی ہی نہ کر لے۔ اس طرح خود والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا خاتمه کر دیتے ہیں۔

بیوی کی اوہنہ خطرناک ہوتی ہے۔ نوکروں کی خامیاں نظر انداز کر کے اوہنہ کر دی، نوکر شیر ہو گئے اور گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ بچے شرات کریں، دیواروں پر لکریں

کہیں تو صرف ایک اونہہ کر دی۔ جبکہ شوہر کی اونہہ تیز ہوتی ہے۔ بیوی سے ناراض ہوئے تو اونہہ کر کے باہر چلے گئے۔ لیکن کبھی کبھار میاں بیوی کے جھگڑے میں دونوں ایک دوسرے کو نظر انداز کر کے اونہہ کر دیتے ہیں تو یہ اونہہ وہ کام کرتی ہے جو بڑے بڑے صلاح کا رہی نہیں کر سکتے۔ یہ اونہہ نہ ہوتی تو میاں کو گھر چھوڑنا پڑتا اور بیوی کو میکے جانا پڑتا۔ فتح اور شکست دونوں میں اونہہ نقصان دہ ہے۔ جس نے شکست پر اونہہ کی اس نے شکست کو شکست نہیں سمجھا۔ جس نے فتح پر اونہہ کی انہوں نے اپنی ہمت کی قدر نہیں کی۔ اونہہ کرنے والے فتح اور شکست کو برابر سمجھتے ہیں، ان کا تو اللہ ہی مالک ہے، دنیا سے مٹنہیں تو جوتیاں ضرور کھائیں گے۔



## کیشرا لانتخابی سوالات

دینے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1

نصاب میں شامل سبق "اونہہ" کے مصنف ہیں:

- (د) مولانا محمد حسین آزاد

- (ج) حکیم محمد سعید

- (الف) مرتضیٰ فرحت اللہ بیگ ✓ (ب) قادر اللہ شہاب

2

مرتضیٰ فرحت اللہ بیگ نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:

- (د) اونہہ ✓

- (ج) شہید

- (الف) ڈسٹرکٹ بورڈ کی ڈسٹرکٹ سری (ب) امید کی خوشی

3

نصاب میں شامل سبق "اونہہ" ماحوذہ ہے:

- (الف) مرآۃ العروس ✓ (ج) مجموعہ مرتضیٰ فرحت اللہ بیگ (د) مٹی کا دیا

- (ب) مضامین سرید

4

نصاب میں شامل سبق "اونہہ" مجموعہ مرتضیٰ فرحت اللہ بیگ کی اس جلد سے ماحوذہ ہے:

- (د) جلد چہارم ✓

- (ج) جلد سوم

- (الف) جلد اول (ب) جلد دوم

5

"مجموعہ مرتضیٰ فرحت اللہ بیگ، جلد سوم" سے ماحوذہ یہ سبق نصابی کتاب میں شامل ہے:

- (د) شہید

- (ج) امید کی خوشی

- (الف) بوڑھی کا کی ✓ (ب) اونہہ

6

"مولوی نذری احمد کی کہانی، پچھہ ان کی کچھ میری زبانی" اور "دلی کایادگار مشاعرہ" ان کے مضامین ہیں:

- (د) حکیم محمد سعید

- (الف) قادر اللہ شہاب

- (ب) مرتضیٰ فرحت اللہ بیگ ✓ (ج) ڈپٹی نذری احمد دہلوی

7

"اونہہ" کا ذریعہ سب سے زیادہ انہی میں پاؤ گے:

- (د) شوہروں میں

- (ج) بیویوں میں

- (الف) طالب علموں میں ✓ (ب) والدین میں

8

اس کی "اونہہ" سب سے خطرناک اونہہ ہوتی ہے:

- (د) شوہر کی

- (ج) گھروالی کی ✓

- (الف) طالب علموں کی (ب) والدین کی

9

ان کی "اونہہ" سب سے زیادہ تیز ہوتی ہے:

- ✓ (د) شوہر کی

- (ج) گھروالی کی

- (الف) طالب علموں کی (ب) والدین کی

نصابی کتاب کی مشق کے کیشرا لانتخابی سوالات

10

قرضہ دینے کو تیار ہیں:

- (د) دوست

- ✓ (ج) ساہوکار

- (الف) استاد (ب) ماں باپ

11

الماری کے پیچھے سے ٹوٹا ہوا سامان نکلا:

- (د) اسٹائل اور تابنے کا

- (ج) پلاسٹک اور کاغذ کا

- (الف) شیشے اور چینی کا ✓ (ب) مٹی اور شیشے کا

12

"اونہہ" کر کے چپ ہونے سے نوکر ہو جاتے ہیں:

- (د) نافرمان

- (ج) دلیر

- (الف) شیر ✓ (ب) با ادب

13

بچوں نے دیواروں پر لکیریں کھینچیں:

- (د) چاک سے

- (ج) رنگ سے ✓ (ب) کوکے سے

# جملوں کی تشریح

1

یہ "اوہنہ" بہت بامعنی ہوتی ہے۔

حوالہ سبق: درج بالاقرہ نصابی کتاب میں شامل سبق "اوہنہ" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اپنے مضمون "اوہنہ" میں مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ نے اہم سے اہم بات کو نظر انداز کر دینے والے ہمارے معاشرتی رو یہ کو موضوع بنایا ہے۔ اس رو یہ کا اظہار اکثر ہم اوہنہ کر کے کرتے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ اوہنہ کا سب سے زیادہ زور طالب علموں میں ہوتا ہے۔ کھلیل کو دیں وقت ضائع کیا، پڑھنے اور امتحان کا کہا تو اوہنہ کر کے چل دیئے۔ ان کا یہ اوہنہ اپنے اندر کئی غبیوم رکھتا ہے۔ اس اوہنہ کے معنی ہوتے ہیں کہ کھلانے پلانے کو باپ زندہ ہے اور اگر مر گیا تو موجود مستیاں کرنے کے لئے جائیداد تو ہے۔ یہ نہیں تو قرضہ دینے کے لئے ساہو کار ہیں۔ ملک سے باہر جانے کا کسی نہ کسی طرح انتظام ہو جائے گا۔ یعنی پڑھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

2

گھروالی کی "اوہنہ" سب سے خطرناک ہوتی ہے۔

حوالہ سبق: درج بالاقرہ نصابی کتاب میں شامل سبق "اوہنہ" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

**شرح:** اپنے مضمون "اونہہ" میں مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ نے اہم سے اہم بات کو نظر انداز کر دینے والے ہمارے معاشرتی رویے کو موضوع بنایا ہے۔ اس رویے کا اظہار اکثر ہم اونہہ کر کے کرتے ہیں۔ اس فقرہ میں مصنف لکھتے ہیں کہ سب سے خطرناک اونہہ یہ یوں کی ہوتی ہے۔ تو کوئی غلطی کریں تو گھروالی اس ذرے کہ اگر نوکروں کو زیادہ کچھ کہا تو وہ کام چھوڑ کر چلے جائیں گے اور پھر سارا کام اسے کرنا پڑے گا، نوکروں کو کچھ نہیں کہتی، صرف اونہہ کہہ دیتی ہے، نیچتا نوکر شیر ہو جاتے ہیں اور گھر کا پورا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بچے جب شرارت کریں تو گھروالی اونہہ کر کے نظر انداز کر دیتی ہے۔ بچے بگڑتے چلتے جاتے ہیں اور مستقبل میں خود والدین کے لئے سائل کا سبب بنتے ہیں۔

## نشرپاروں کی تشرح

**نشرپارہ 1** اس فیل ہونے پر ادھرانہوں نے "اونہہ" کی ..... صاحبزادے صاحب کی تعلیم کا خاتمه بالخیر کر دیا۔

**حوالہ سبق:** درج بالا نشرپارہ نصابی کتاب میں شامل سبق "اونہہ" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔

**حوالہ مصنف:** حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

**شرح:** اپنے مضمون "اونہہ" میں مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ نے اہم سے اہم بات کو نظر انداز کر دینے والے ہمارے معاشرتی رویے کو موضوع بنایا ہے۔ اس رویے کا اظہار اکثر ہم اونہہ کر کے کرتے ہیں۔ جب طالب علم امتحان میں فیل ہوتا ہے تو اس کے ماں باپ بھی اونہہ کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ ابھی فیل ہوا ہے، دل نوٹا ہوا ہے، معصوم ہے، اگر کچھ کہا تو رورہ کے جان ہلاکان کر لے گا، گھر چھوڑ جائے گا یا خود کشی کر لے گا۔ اس طرح خود والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا خاتمه کر دیتے ہیں۔ طالب علم بھی اونہہ کر کے اپنی ذمہ داریوں سے جان بچاتے ہیں اور والدین بھی اونہہ کر کے سب کچھ نظر انداز کر دیتے ہیں جو ان کے بچوں کو مستقبل میں بگاڑ دیتا ہے۔

**نشرپارہ 2** ہاں! یہ ضرور ہے کہ ..... اور یہ یوں کو میکے جانا پڑتا ہے۔

**حوالہ سبق:** درج بالا نشرپارہ نصابی کتاب میں شامل سبق "اونہہ" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔

**حوالہ مصنف:** حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

**شرح:** اپنے مضمون "اونہہ" میں مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ نے اہم سے اہم بات کو نظر انداز کر دینے والے ہمارے معاشرتی رویے کو موضوع بنایا ہے۔ اس رویے کا اظہار اکثر ہم اونہہ کر کے کرتے ہیں۔ مصنف اس اقتباس میں بیان کرتے ہیں کہ کبھی کبھار میاں یہ یوں کے جھگڑے میں دونوں ایک دوسرے کو نظر انداز کر کے اونہہ کر دیتے ہیں تو یہ اونہہ وہ کام کرتی ہے جو بڑے بڑے صلاح کا رجھنی نہیں کر سکتے۔ یعنی دونوں نے ایک دوسرے کو نظر انداز کر کے اونہہ کر دی جس سے مزید بحث و مباحثہ اور جھگڑا کر گیا اور بات ختم ہو گئی۔ لیکن اگر یہ اونہہ نہ ہوتی تو تکرار جاری رہتی، بحث ہوتی رہتی جس کا نتیجہ عموماً یہ نکلتا ہے کہ میاں کو گھر چھوڑنا پڑتا اور یہ یوں کو میکے جانا پڑتا۔ یوں یہ اونہہ کبھی کبھار فائدہ مند بھی ہو جاتی ہے۔ میاں یہ یوں کے رشتہ کو نہیں سے بچا لیتی ہے۔

**نشرپارہ 3** ہر معاطلے کی دو ہی صورتیں ہیں ..... تو کم از کم جوتیاں ہمیشہ ضرور کھائیں گے۔

**حوالہ سبق:** درج بالا نشرپارہ نصابی کتاب میں شامل سبق "اونہہ" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ ہیں۔

**حوالہ مصنف:** حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے "مختصر تعارف" ملاحظہ کیجئے۔

**شرح:** اپنے مضمون "اونہہ" میں مصنف مرزا فرحت اللہ بیگ نے اہم سے اہم بات کو نظر انداز کر دینے والے ہمارے معاشرتی رویے کو موضوع بنایا ہے۔ اس رویے کا اظہار اکثر ہم اونہہ کر کے کرتے ہیں۔ مضمون کے اس آخری پیرائے میں مصنف کہتے ہیں کہ فتح اور شکست دونوں میں اونہہ نقصان دہ ہے۔ جس نے شکست پر اونہہ کی اس نے شکست کو شکست نہیں سمجھا۔ جس نے فتح پر اونہہ کی انہوں نے اپنی ہمت کی قدر نہیں کی۔ اونہہ کرنے والے فتح اور شکست کو برابر سمجھتے ہیں۔ ان کا توالی اللہ ہی مالک ہے، دنیا سے منے نہیں تو جوتیاں ضرور کھائیں گے۔ دنیا میں کامیاب و ہی لوگ ہوتے ہیں جو شکست کو شکست اور فتح کو فتح سمجھتے ہیں اور ان سے کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا مصنف کے خیال میں اپنے رویوں پر غور کرنا چاہئے اور صرف "اونہہ" کہہ کر نظر انداز کرنے والے رویے کو ترک کرنا چاہئے۔

## نصابی کتاب کے مشقی سوالات

درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے:

سوال 1

(الف) طالب علموں کے "اوہنہ" کرنے کی وجوہات تحریر کیجئے۔

**جواب** طالب علموں کے "اوہنہ" کرنے کی کمی وجوہات ہیں۔ وہ کھیل کو دیں وقت ضائع کرتے ہیں، انہیں اگر پڑھنے اور امتحان کا کہا جائے تو اوہنہ کر کے چل دیتے ہیں۔ ان کا یہ اوہنہ اپنے اندر کئی مفہوم رکھتا ہے۔ اس اوہنہ کے معنی ہوتے ہیں کہ کھلانے پلانے کو باپ زندہ ہے اور اگر مر گیا تو مونج مستیاں کرنے کے لئے جائیداد تو ہے۔ یہ نہیں تو قرضہ دینے کے لئے سا ہو کار ہیں۔ ملک سے باہر جانے کا کسی نہ کسی طرح انتظام ہو جائے گا۔ یعنی پڑھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

(ب) اس سبق میں مصنف نے کہاں کہاں "طُرُز" اور کہاں کہاں "مِزَاح" سے کام لیا ہے؟ تین مواقع تحریر کیجئے۔

سبق میں طُرُز کے تین مواقع:

جواب

- (1) اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ باپ زندہ ہیں۔ کھانے پینے اور اڑانے کو مفت ملتا ہے۔ اگر وہ مربھی گئے تو جائیداد موجود ہے۔
- (2) اگر مڈل کے امتحان میں دوچار دفعہ فیل ہو چکے ہیں تو کیا حرج ہے۔
- (3) غرض اس اوہنہ نے صاحبزادے صاحب کی تعلیم کا خاتمه بالخیر کر دیا۔

سبق میں مِزَاح کے تین مواقع:

- (1) گھروالی کی اوہنہ سب سے خطرناک اوہنہ ہوتی ہے۔
- (2) بیوی کسی بات پر بگڑیں، میاں اوہنہ کہہ کر باہر چلے گئے۔
- (3) اگر اوہنہ کی بجائے جواب دیا جاتا تو میاں کو گھر چھوڑنا اور بیوی کو میکے جانا پڑتا۔

(ج) اس سبق میں ابا اور اماں کی "اوہنہ" کا کیا مطلب ہے؟

**جواب** بچوں کے فیل ہونے پر والدین بھی اوہنہ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ ابھی فیل ہوا ہے، دل ٹوٹا ہوا ہے، اگر کچھ کہا تو رورو کے جان ہلاکان کر لے گا، گھر چھوڑ جائے گا یا خود کشی کر لے گا۔ اس طرح خود والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا خاتمه کر دیتے ہیں۔ اس سبق میں ابا اور اماں کی "اوہنہ" کا مطلب بچوں کی تعلیم کا خاتمه ہے۔

(د) میاں بیوی کی "اوہنہ" کیسے فائدہ مند ہے؟

**جواب** کبھی کبھار میاں بیوی کے جھگڑے میں دونوں ایک دوسرے کو نظر انداز کر کے اوہنہ کر دیتے ہیں تو یہ اوہنہ وہ کام کرتی ہے جو بڑے بڑے صلاح کا رجھی نہیں کر سکتے۔ یعنی دونوں نے ایک دوسرے کو نظر انداز کر کے اوہنہ کر دی۔ جس سے مزید بحث و مباحثہ اور جھگڑا رک گیا اور بات ختم ہو گئی۔ لیکن اگر یہ اوہنہ نہ ہوتی تو تکرار جاری رہتی، بحث ہوتی رہتی، جس کا نتیجہ عموماً یہ نکلتا ہے کہ میاں کو گھر چھوڑنا پڑتا اور بیوی کو میکے جانا پڑتا۔ یوں یہ اوہنہ کبھی کبھار فائدہ مند بھی ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی کے رشتے کو نوٹے سے بچالیتی ہے۔

سوال 2 درج ذیل سوالات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

سوال 2

جواب کے لئے "کثیر الامتحانی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

WWW.USMANWEB.COM

سوال 3

سبق میں موجود محاورات تلاش کر کے ان کے معانی تحریر کیجئے:

| معانی                         | محاورات          | معانی                      | محاورات          | جواب |
|-------------------------------|------------------|----------------------------|------------------|------|
| بگڑ جانا، تباہ ہو جانا        | درہم برہم ہونا   | کنی بار                    | دوچار            |      |
| آڑھی تڑچھی لیکریں بنانا       | کیڑے مکوڑے بنائے | گھر میں کوئی چیز نہ چھوڑنا | گھر کا صفائیا    |      |
| دھکے کھانا، مصائب برداشت کرنا | جو تیاں کھانا    | عقلمند مشریر               | افلاطون صلاح کار |      |

سوال 4

مندرجہ ذیل الفاظ میں سے سابقے اور لاحقے الگ الگ کر کے لکھئے:

| لاحقے | الفاظ    | سابقے | الفاظ  | جواب |
|-------|----------|-------|--------|------|
| دار   | داغ دار  | بد    | بدنصیب |      |
| دار   | پائے دار | بد    | بدقسمت |      |
| گزار  | شکر گزار | لا    | لاعلان |      |

سوال 5

درج ذیل عبارت کا مفہوم مع سیاق و سبق تحریر کیجئے:

”ہر معاہلے کی دو ہی صورتیں ہیں، فتح یا شکست..... اور دونوں صورتوں میں ”اونهہ“ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ شکست پر جس نے ”اونهہ“ کی اس نے گویا شکست کو شکست نہ سمجھا۔ جس نے فتح پر ”اونهہ“ کی اس نے گویا اپنی ہمت کی قدر نہیں کی۔ وہ آج نہیں ڈوباتو کل ڈوبے گا۔ دنیا میں وہی لوگ کچھ کر سکتے ہیں جو فتح کو فتح اور شکست کو شکست سمجھیں۔“

جواب

عبارت کے مفہوم اور سیاق و سبق کے لئے نظر پارہ 3 ملاحظہ کیجئے۔

# All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں  
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

**9th Class**  
Notes | Past Papers

[WWW.USMANWEB.COM](http://WWW.USMANWEB.COM)

**10th Class**  
Notes | Past Papers

[WWW.USMANWEB.COM](http://WWW.USMANWEB.COM)

**11th Class**  
Notes | Past Papers

**12th Class**  
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

**WhatsApp Group 0306-8475285**

**www.USMANWEB.COM**

**www.USMANWEB.COM**